خطبات سید محمود میاںؒ

(۶)

محمود الملة والدین شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحبؒ جامعہ مدنیہ جدید کی مسجد حامد میں جمعہ کا بیان فرمایا کرتے تھے جن کی ریکارڈنگ جامعہ کے استاذ مفتی محمد فہیم صاحب کرتے تھے، ان بیانات کی افادیت کے پیش نظر انہیں ماہنامہ انوارِ مدینہ کے ذریعہ ہر ماہ حضرتؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچانے کا اہتمام کیا جارہا ہے اللہ تعالیٰ حضرتؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔ (ادارہ)

غزوات کیوں ہوئے ؟

﴿ افادات : شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ ﴾

عنوانات و نظرثانی : ڈاکٹر محمد امجد

(۲۷ ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ / ۲۸ فروری ۲۰۱۴ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

غزوات الرسول :

اسلام میں جو مشہور غزوات ہوئے ہیں جہاد ہوئے ہیں وہ کیوں ہوئے ؟ ان کی وجہ کیا تھی ؟ ان کا پس منظر کیا تھا ؟ غزوات کی تفصیل تو آپ حضرات سنتے ہیں ان کے ناموں سے بھی مسلمان عام طور پر واقف ہیں غزوہ بدر، غزوہ اُحد، وغیرہ، ستائیس یا اُنتیس غزوات ہیں جو نبی علیہ السلام نے کیے ہیں اس کے علاوہ جن میں آپ خود تشریف نہیں لے گئے وہ بے انتہا ہیں لیکن یہ ہوئے کیوں ؟

ان غزوات کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں

غزوات الرسول

شمار	نام	سن ہجری	مقام
1	غزوہ ابوا	۲ ہجری	ودان
2	غزوہ بواط	۲ ہجری	بواط
3	غزوہ ذی العشیرہ	۲ ہجری	العشیر
4	غزوہ بدر اُولیٰ (غزوہ سفوان)	۲ ہجری	وادی سفوان
5	غزوہ بدر الکبریٰ	۱۷ رمضان ۲ھ ۱۳ مارچ ۶۲۴ء	بدر
6	غزوہ بنی سلیم	۲ ہجری	قرقرالکدر
7	غزوہ بنی قینقاع	۲ ہجری	مدینہ منورہ
8	غزوہ سویق	۲ ہجری	قرقرالکدر
9	غزوہ ذی امر	۳ ہجری	ذوامر
10	غزوہ بحران	۳ ہجری	بحران
11	غزوہ احد	۳ ہجری	جبل احد
12	غزوہ حمراء الاسد	۳ ہجری	حمراء الاسد
13	غزوہ بنی نضیر	۴ ہجری	اطراف مدینہ منورہ
14	غزوہ ذات الرقاع	۴ ہجری	ذات الرقاع
15	غزوہ بدر الصغریٰ	۴ ہجری	بدر

شمار	نام	سن ہجری	مقام
16	غزوہ دومۃ الجندل	۵/ہجری	دومۃ الجندل
17	غزوہ بنی المصطلق (المریسیع)	۵/ہجری	المریسیع
18	غزوہ خندق	۵/ہجری	مدینہ منورہ
19	غزوہ بنی قریظہ	۵/ہجری	اطراف مدینہ منورہ
20	غزوہ بنی لحیان	۶/ہجری	غران
21	غزوہ ذی قرد	۶/ہجری	ذوقرد
22	غزوہ حدیبیہ	۶/ہجری	حدیبیہ
23	غزوہ خیبر	۷/ہجری	خیبر
24	غزوہ عمرۃ القضاء	۷/ہجری	مکہ مکرمہ
25	غزوہ موتہ	۸/ہجری	موتہ
26	فتح مکہ	۸/ہجری	مکہ مکرمہ
27	غزوہ حنین	۸/ہجری	وادی حنین
28	غزوہ طائف	۸/ہجری	طائف
29	غزوہ تبوک	۹/ہجری	تبوک

آپ کو معلوم ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے وہیں پرورش ہوئی وہیں جوان ہوئے وہیں آپ کی شادی ہوئی اور وہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے اولاد عطا فرمائی اور آپ نے اپنی اولاد کی شادی بھی مکہ مکرمہ میں اپنے ہی قبیلے میں کی اور آپ کو وہیں اللہ تعالیٰ نے نبی بنایا، آپ کی عمر چالیس سال ہوئی تو آپ کو نبوت عطا ہوئی ! نبوت سے پہلے بھی آپ کا زمانہ وہیں گزرا، مکہ کے سارے لوگ آپ سے محبت بھی کرتے تھے اور عقیدت بھی رکھتے تھے ! ! !

نبی علیہ السلام کسی کے دشمن نہیں بنے :

لیکن جب آپ نے نبوت کا اعلان فرمایا اور اللہ کا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا اعلان کیا تو وہی چاہنے والے دشمن بن گئے، آپ کسی کے دشمن نہیں بنے یا تو یہ ہوتا کہ آپ دشمن بنتے ایسا نہیں ہے، آپ کے ساتھی جو آئے آپ کے ساتھ وہ دشمن بنے ہوں کسی کے، ایسا بھی نہیں ہے، بلکہ وہ لوگ جو آپ کو اچھا کہتے تھے وہ آپ کے دشمن بن گے ! اگر نبی علیہ السلام دشمن بنتے تو سوال ہوسکتا تھا آپ ساری زندگی ان میں رہے ان میں ہی پرورش پائی ان ہی میں آپ کی اپنی شادی ہوئی پھر آپ نے اپنی بچیوں کی شادی کی، اب آپ ان کے دشمن کیوں بن گئے ؟ ایسا ہوا ہی نہیں ہے کہ آپ نے کسی سے دشمنی کی ہو بلکہ اہلِ مکہ جو قریش تھے وہ دشمن ہو گئے اور مخالف ہو گئے، گویا مخالفت کا عمل انہوں نے شروع کیا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا ! !

اور ان کی وہ مخالفت اتنی بڑھی اتنی بڑھی اتنی بڑھی کہ عورتیں بچے آپ کو اذیت دیتے حتی کہ پتھر بھی مارتے اور طائف کے موقع پر آپ کو زخمی اور لہولہان کر دیا، آپ کے زخموں کا خون نیچے اُترتے ہوئے ٹانگوں سے نکل کر پیروں میں چلا گیا اور جوتوں میں جا کر جم گیا ! یہ بھی آپ کے ساتھ کیا گیا لیکن آپ نے کسی کے ساتھ ایسا نہیں کیا ! !

صحابہ کرامؓ کا عمل :

صحابہؓ نے بھی کسی کے ساتھ ایسا نہیں کیا کہ مارا ہو، پیٹا ہو، پیچھے لڑکے لگا دیے ہوں، تالیاں بجائی ہوں، مذاق اُڑایا ہو، صحابہؓ نے کسی کے ساتھ ایسا کیا ؟ ؟ یا اپنے بچوں سے کروایا ؟ ؟ ابوجہل کے پیچھے لڑکے لگوا دیے ہوں، ایسا نہیں ہوا، ابولہب کے پیچھے لگوائے ہوں، ایسا بھی نہیں ہوا، تاریخ دان جو مخالف اور دشمن ہیں ان کی تاریخ اٹھائیں گے تو ان کی کتابوں میں بھی ایسا واقعہ نہیں ملے گا کہ حضرت ابوبکرؓ نے یا حضرت عمرؓ نے یا فلاں نے اور فلاں نے فلاں کے پیچھے آوارہ لڑکوں کو لگا دیا، انہوں نے مذاق اُڑایا، تالی بجائی، ہنسی مذاق کیا، ایسا نہیں ہوا بلکہ آپ کے ساتھ اور آپ کے ساتھیوں کے ساتھ ایسا ہوا ! !

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا واقعہ :

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ آئے ، وہ قبیلہ غفار کے تھے مکہ مکرمہ سے باہر رہتے تھے پہلے مکہ مکرمہ آئے اور مکہ میں آکر کئی دن حرم شریف میں بیٹھے رہے، ڈر کے مارے نبی علیہ السلام کا نہیں پوچھا حالانکہ یہ خود بھی بڑے آدمی تھے، کسی کے گھر کا پتہ پوچھنا تو بری بات نہیں ہے، کفار نے ایسی دہشت مکہ کے ماحول میں پیدا کر رکھی تھی کہ ایک مسافر جو آیا ہے وہ خوف کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا پتہ معلوم نہیں کر سکتا، وہیں پر زمزم پیتے رہے اور پڑے رہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرے ان سے سوال کیا، ان کی اُس وقت چھوٹی عمر تھی تو ان سے سوال جواب ہوئے ، انہوں نے کہا ایسا لگتا ہے آپ مسافر ہیں ؟ کہا ہاں، میں مسافر ہوں ! انہوں نے حضرت علیؓ سے ڈر کے مارے کچھ نہیں پوچھا، انہیں پتہ نہیں تھا کہ یہ کون ہیں ؟ اور حضرت علیؓ نے بھی مزید ان سے بات نہیں کی کہ پتا نہیں یہ کون ہیں ؟ کس کے مہمان ہیں ؟ اگر دشمن کا ہی مہمان ہوا اور اس کے گھر آیا اور میں نے سوال جواب اس کو بتائے تو ایک اور محاذِ جنگ کھل جائے گا ! پھر اگلے دن پوچھ گچھ ہوئی پھر سوال جواب ہوا تو حضرت علیؓ نے پھر پوچھا کہ آپ جس مقصد کے لیے آئے ہیں، وہ آپ کو حاصل ہو گیا ؟ انہوں نے کہا نہیں وہ تو حاصل نہیں ہوا، تو حضرت علیؓ نے کہا پھر آپ ہمارے ساتھ ہمارے گھر چلیں، جیسے مہمانوں کو پردیسی کو کوئی پوچھ لیتا ہے تو وہ ساتھ ہو لیے پھر انہوں نے سوال جواب کیے ! !

حضرت علیؓ نے کہا مقصد تو بتایئے، انہوں نے حضرت علیؓ سے کہا اگر تم راز رکھو تو بتاتا ہوں ! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہاں راز رکھوں گا، کیا مقصد ہے ؟ انہوں نے کہا ایک صاحب ہیں میں ان سے ملنے آیا ہوں وہ نبوت کا دعوٰی کرتے ہیں، میرے یہاں اطلاع ملی تھی تو میں نے سوچا جا کر معلومات کروں، ملوں کچھ خبر لوں، کیا معاملہ ہے ؟ بھائی کو میں نے بھیجا تھا وہ آیا تھا وہ معلومات کر کے گیا ہے لیکن اس کی باتوں سے میری تسلی نہیں ہوئی اس نے کوئی تفصیلات نہیں بتائیں بس خلاصہ بتایا، اس لیے اب میں خود آیا ہوں ! تو حضرت علیؓ نے کہا کہ آپ بالکل ٹھیک جگہ پہنچ گئے

بس میرے ساتھ فاصلے پر چلتے رہیے، وہ ساتھ چلتے ہوئے بھی ڈر رہے تھے، ان کفار نے ایسا خوف اور دہشت کا ماحول بنا رکھا تھا ! نبی علیہ السلام نے اور ان کے ساتھیوں نے نہیں بنایا وہ تو تھے ہی کمزور، بنا ہی نہیں سکتے تھے ! مارا کیوں نہیں ؟ کیونکہ اجازت نہیں تھی اللہ کی طرف سے، ہاتھ ہی نہیں اٹھانا، کچھ نہیں کرنا، معلوم ہوا لڑائی کا جھگڑے کا نام ونشان ہے ہی نہیں، کچھ بھی نہیں، پھر وہ جب گئے تو انہوں نے کہا میرے ساتھ چلتے رہیں دور فاصلے پر، اگر میں کوئی خطرہ محسوس کروں گا تو میں دیوار کے ساتھ ایسے کھڑا ہو جاؤں گا جیسے جوتے کو یا تسمے کو درست کرنے لگا ہوں، اس طرح یا پیشاب کے بہانے ایک طرف ہو جاؤں گا تم پھر اِدھر اُدھر منڈلاتے رہنا پھر جب ماحول اچھا ہوگا پھر میں چلوں گا تو تم ساتھ ساتھ فاصلے پر چلتے رہنا تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے، چنانچہ وہ اس طرح گئے اس ماحول میں ان کو لے کر حتی کہ رسول اللہ ﷺ کے مکان میں جہاں آپ تشریف فرما تھے وہاں وہ بخیریت پہنچ کر داخل ہوئے اور ملاقات کی ! !

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری :

انہوں نے نبی علیہ السلام سے ملاقات کی اور ملاقات کرتے ہی سوالات کیے کہ میں نے ایسے ایسے سنا ہے، کیا یہ صحیح ہے ؟ نبی علیہ السلام نے ان کو بتایا کہ یہ مسئلہ ہے تو وہ کہتے ہیں وَاَسْلَمَ مَکَانَہٗ اس قسم کے کلمات فرمائے کہ میں اسی جگہ مسلمان ہو گیا فوراً سنتے ہی آپ سے بات ہوتے ہی، اللہ نے دل میں ایمان اُتار دیا اور اسلام لے آئے، لیکن نبی علیہ السلام نے انہیں منع فرمایا کہ دیکھو اپنا اسلام ظاہر نہ کرنا، خاموش رہو، چھپ کر رہو ! ایسی دہشت تھی ! !

آزادیٔ رائے :

یہ جو کہتے ہیں کہ آزادیٔ رائے ہونی چاہیے مغرب پروپیگنڈا کرتا ہے، یہ نبیوں پر اعتراض اور نبیوں پر گالم گلوچ کرنے کی اجازت مل جائے اس لیے کہتے ہیں کہ آزادی رائے ہونی چاہیے ! تو پھر یہ آزادی رائے کیوں نہیں دی ان کو، وہ کافر اِن ہی کے تو سردار تھے ان ہی کے بڑے ہیں

وہ ابوجہل ہوں ، یہ ہوں ، وہ ہوں ، ان سب کے سردار ہیں وہ ، یہ ان کے چھوٹے ہیں ان کے بڑوں کا بھی یہی کردار تھا ان کا بھی یہی ہے ، تنگ نظر ہیں ! !

تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ نے بالکل نہیں بتانا اپنے علاقے میں چلے جائیں ، خاموش رہیں ، جب اطلاع ملے کہ ہم غالب آگئے ہیں یا ہم نے کھل کر یہ چیز کردی ہے تو پھر آجائیں ، وہ ایک جوشیلے آدمی تھے کہنے لگے نہیں لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانِيْهِمْ میں تو اپنا اسلام ان کے بیچ میں جا کر حرم شریف کے بیچ میں جا کر ڈنکے کی چوٹ پر کہوں گا اعلان کروں گا ! !

چنانچہ حرم شریف میں آکر اعلان کیا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ جب انہوں نے یہ کہا تو لوفر غنڈے بیٹھے تھے ، اللہ کے گھر پر لوفروں کا قبضہ تھا وہ اٹھے انہوں نے کہا قُوْمُوْا اِلٰى هٰذَا الْفَاجِرْ اُٹھو اس بد دین کی طرف اور اُٹھ کر انہیں مارنا شروع کر دیا ، اس طرح مارنا شروع کیا ، اب انہیں لاتیں ، ٹھڈے ، گھونسے ، تھپڑ مار رہے ہیں وہ سہہ رہے ہیں اور ان کے مارنے کا مقصد یہی تھا کہ ختم کردیں جان سے ماردیں ! !

حضرت عباسؓ کی دھمکی :

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی علیہ السلام کے چچا تھے ، اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے لیکن بہت ہوشیار اور سمجھدار آدمی تھے ، بڑے متحمل اور بڑے دور بین قسم کے انسان تھے اسلام بھی لے آئے تھے اوروں سے پہلے لیکن نبی علیہ السلام کے حکم کی وجہ سے ظاہر نہیں کیا تھا تاکہ تم مسلمان ہو کر ان کے بیچ میں رہو ، ان کے ہر مشورے ان کے پروگرام اور منصوبوں کا علم ہوتا رہے ، پہلے تو تھے ہی نہیں مسلمان اور جب ہوئے بھی تو اس طرح رہے ان کے اندر ، چھپ کر ، ظاہر نہیں کیا ، گھر میں کچھ پڑھتے ہوں گے چھپ کر کرتے ہوں گے عبادت ، وہاں نہیں کرتے تھے ! تو حضرت عباسؓ نے جب یہ دیکھا کہ یہ تو ماردیں گے تو وہ آئے اور ان کے اوپر گر گئے تاکہ ان کو مارنے سے رک جائیں اور انہیں کہا کہ یہ غفار قبیلے کے ہیں ان کو تم مارتے ہو ؟ تمہاری تجارت کا راستہ وہاں سے گزرتا ہے

تمہارا ناطقہ بند ہو جائے گا اگر تم نے ان کا آدمی مار دیا تو وہ راستہ بند کر دیں گے، تمہارے تجارتی قافلے آنے جانے بند کر دیں گے، تم دشمنی مول لے رہے ہو، غفار کا آدمی مارا جائے گا ! تو اس وجہ سے پیچھے ہٹ گئے جیسے غنڈہ ، بدمعاش، غنڈوں والی دھمکی ملے تو ہٹ جائے گا پیچھے، شریفانہ ملے تو نہیں ہٹتا ! اور جب ان کو غنڈوں والی دھمکی ملی کہ تمہارا ناطقہ بند ہو جائے گا دانہ پانی نہیں آسکے گا پھر پیچھے ہٹ گئے تو اس طرح ان کو حضرت عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے غنڈوں سے چھڑایا ! !

وہ بھی بڑے مضبوط آدمی تھے، ارادے کے پکے، وہیں رہے، گئے بھی نہیں واپس، شاید جا بھی نہیں سکتے ہوں گے فوری طور پر، اتنی چوٹیں لگ گئی ہوں گی کہ سفر کرنا بھی فوراً مشکل ہے، پیدل چلنا بھی پڑتا ہے اونٹ پر جاؤ تو بھی، ہم جیسے آج کل کا مریض اگر اُونٹ پر بیٹھ جائے تو ویسے ہی مر جائے گا ایک فرلانگ کے بعد کیونکہ اُونٹ کے جھٹکے ہوتے ہیں اور ہم تو عادی ہو گئے ہیں اِس دور کے ! ! تو انہوں نے ایسے کیا کہ چھوڑ دیا، اگلے دن وہ پھر آئے انہوں نے پھر حرم کے بیچ میں آکر اعلان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ پر ایمان لے آیا ہوں، پھر وہ لوفر اُٹھے پھر مارنا شروع کر دیا پھر اتفاق سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ آگئے یا وہ ایسی چیزوں پر نظر رکھنے کے لیے آس پاس رہتے ہی ہوں گے، پہنچ گئے اور پھر انہوں نے اپنے آپ کو اوپر گرایا پھر انہیں یہی دھمکی دی کہ تم پھر وہی حرکت کر رہے ہو، تمہیں پتہ ہے کہ یہ اہلِ غفار میں سے ہیں ! پھر پیچھے ہٹے، اس طرح جان بچی ! !

مکہ کی زندگی میں تلوار اُٹھانے کی اجازت نہیں تھی :

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر ایمان لائے ، لڑائی کا تو اس وقت سوال ہی نہیں تھا کیونکہ لڑائی کی تلوار اٹھانے کی اور جہاد کی تو ابھی اجازت ہی نہیں تھی ، مکہ کی زندگی میں تو لڑائی کی اجازت ہی نہیں تھی اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہ کر رہے ہیں ! ایک تو یہ منظر ہے کہ آپ اس دور میں یہاں پر ہیں اور اسلام اس طرح آرہا ہے اور غنڈے بدمعاش اور باطل قوتیں نبی علیہ السلام کے ساتھ اور آپ کے صحابہ کے ساتھ یہ سلوک کر رہی ہیں ! !

ایک دو چیزیں اور ان شاء اللہ بتائیں گے اور پھر اس کے بعد نبی علیہ السلام کا مدینہ منورہ ہجرت فرمانا اور پھر اس کے بعد جہاد کی وجوہات کہ جہاد ہوا کیوں ؟ کیونکہ ان باتوں کا تعلق اس پس منظر سے ہے اس لیے بطورِ تمہید کے یہ باتیں بھی بیان کی ہیں اللہ تعالیٰ عمل کی سمجھ کی توفیق عطا فرمائے !

دعا کیجیے اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف فرمادے اور کچھ لوگ بیمار ہیں انہوں نے دعاؤں کے لیے کہلایا ہے، کچھ کی وفات ہوئی ان کے لیے بھی دعا کیجیے، طالب علم بھی کچھ بیمار ہیں ایکسیڈنٹ ہوا ہے ہسپتال میں ہیں ان کی شفا کے لیے دعا کیجیے، بارانِ رحمت کے لیے بھی دعا کیجیے اور ملک کے حالات بھی بہت خراب ہیں، باطل قوتیں ایسی ہیں جو اُکسا کر چاہتی ہیں کہ ایسی صورت ہو کہ خانہ جنگی ہو جائے تو اس قسم کے حالات پیدا کیے جارہے ہیں جنہیں سمجھنا بھی چاہیے اور آگے سب کو سمجھانا بھی چاہیے اور اللہ سے عافیت بھی مانگنی چاہیے اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ! وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

جامعہ مدنیہ جدید کے فوری توجہ طلب ترجیحی اُمور

(۱) مسجد حامد کی تکمیل

(۲) طلباء کے لیے دارُالاقامہ (ہوسٹل) اور درسگاہیں

(۳) کتب خانہ اور کتابیں

(۴) پانی کی ٹنکی

ثواب جاریہ کے لیے سبقت لینے والوں کے لیے زیادہ اجر ہے۔(ادارہ)